انشائی طرز

سیکشن ــ (ب)

سوال نمبر ۲:

(i)

+1

"حاجی اورنگ زیب خان کا خط"

حاجی اورنگ زیب خان
کراچی سے واپس جاتے وقت ایک خط بشارت
کے لیے چھوڑ گئے۔ اس خط میں آپ
نے اپنے کراچی آنے کا اصل مقصد

قلم بند کیا۔

← اصل مقصد

کراچی میں بشارت کا کچھ روز مہمان بننے کا حاجی صاحب کا مقصد یہ تھا کہ حاجی صاحب کے جگر کا سروسس تھا جو کہ لاعلاج بیماری تھی اس لیے ڈاکٹروں نے انہیں خوش باش رہنے کا کہا۔ حاجی صاحب نے اپنے آخری لمحات بشارت کے ساتھ گزارنے کا فیصلہ کیا کیونکہ ان کے نزدیک بشارت ہی ان کے حلقۂ احباب میں سب سے زیادہ خوشگوار انسان تھے۔

(iii)

غلط فہمی

حیدر آباد کے جلسے میں ایک مشاعرہ بھی شامل تھا۔ مشاعرے سے پہلے فرحت اللہ بیگ صاحب عوام کو مصروف کرنے

کے لیے تقریر کرنے لگے۔ آپ اس مزاحیہ تقریر میں مولوی کریم الدین کا ذکر کر رہے تھے۔ نہ جانے کیوں آپ کا ہاتھ کا اشارہ ایک دو مرتبہ مولوی وحید الدین کی طرف ہو گیا۔ اس سے غلط فہمی یہ ہوئی کہ سب مولوی کریم الدین کو مولوی وحید الدین کے والد سمجھنے لگے۔ اس لئے لوگ آپ سے پوچھتے کہ کیا مولوی کریم الدین واقعی آپ کے والد ہیں؟ جس کا جواب وہ کبھی کبھی ہنس کر ٹال دیتے اور کبھی غصہ ہو جاتے۔

(iv)

"استدرا"

تعریف:-

ایسا جملہ جس میں دو جملوں کا باہم مقابلہ کیا جائے استدرا کا جملہ کہلاتا ہے۔

مثالیں :-

① اتنا بڑا آدمی اور اس قدر سنگ دل -

② اتنا مال ہونے کے باوجود احمد کنجوس ہے -

③ عبداللہ اتنا تعلیم یافتہ ہو کر بھی جاہلوں کی طرح بات کرتا ہے -

④ وہ کئی دوست ہونے کے باوجود تنہاء بیٹھا ہے -

(۷)

5

"ماسٹر الیاس"

کردار :-

ماسٹر الیاس نہایت سادہ اور اچھے انسان تھے۔ آپ سچ بولتے تھے۔ جھوٹ نہیں بولتے تھے۔ آپ نے زمانے کے ساتھ بدلنے کا طریقہ نہیں سیکھا تھا۔ اس لیے آپ دھوکہ یا فریب کے بلکل قابل ہی نہیں تھے۔

آپ سے لوگ دوستی کرنا پسند نہیں کرتے تھے۔ وہ اس لیے کہ آپ کی شکل وصورت کچھ زیادہ خوشگوار نہ تھی۔ رنگت سیاہ تھی اور بول چال میں کئی گرائمر کے نقص تھے۔ اس لیے لوگ زیادہ وقت ان کی صحبت میں رہنا پسند نہیں کرتے تھے۔

(vi)

"راجہ صاحب کا جواب"

ایک محلے میں دو لوگ رہتے تھے۔

۱. راجہ صاحب
۲. خواجہ صاحب

دونوں آپس میں لڑتے ہے

تعلق دوست تھے لیکن دونوں کی بیویوں کی آپس میں بلکل نہیں لگتی تھی۔ ہر دن کسی نہ کسی بات پر دونوں کی لڑائی ہو جاتی اور یہ لڑائی پر سارا محلہ سنتا تھا۔ اس لیے محلہ کے بزرگوں نے دونوں صاحبان کو مشورہ دیا کہ ان لڑائیوں کو ختم کرنے کے لیے آپ کچھ کریں۔ جس پر راجہ صاحب نے جواب دیا کہ ہم مرد عورتوں کے معاملے میں شریک ہوتے اچھے نہیں لگیں گے لیکن اگر آپ لوگ اپنی بیویوں کو کہہ دیں کہ ان سے بات کرلے تو بہت اچھا ہوگا۔

سبق کا نام :-

اس سبق کا نام " مائیں " ہے۔ یہ سبق " ندیم قاسمی " نے لکھا ہے۔

(vii)

"اخلاقی سبق"

5

سبق "کتبہ" سے ہمیں ایک
بہت اہم اخلاقی سبق ملتا ہے۔ انسان
ہر وقت دنیا کی آسائشوں کے پیچھے
دوڑتا ہے ہر وقت ترقی اور خوشحالی کا طلب
گار ہوتا اور اپنے لیے زیادہ بہتر اور اچھی
چیز کی خواہش رکھتا ہے۔ اس سے انسان
کے اندر نہ شکری کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔
ہمیں چاہیے کہ ہمیں جو
ملا ہے اس پر خدا کا شکر کریں اور خدا
سے مزید خوشی کی دُعا کریں۔ دنیا اور
آخرت دونوں میں کامیابی کا ذریعہ خلوص
سے کی ہوئی دعائیں ہیں۔

(viii)

"منظور" کا خلاصہ

5

سبق "منظور" سعادت

حسن منٹو نے لکھا ہے۔ اس سبق میں اختر نامی آدمی کو کورونری تھرمبوسس ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس کو ہسپتال منتقل کر دیا جاتا ہے۔ اس کی نبض کبھی یکساں نہیں ہوتی اس لیے ڈاکٹروں اور نرسوں کو لگتا ہے کہ وہ کل تک مر جائے گا۔ اگلے دن وہ ہسپتال میں ایک چھوٹے بچے سے ملتا ہے جو فالج کی وجہ سے ہسپتال میں اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ منظور ایک بہت اچھا اور خوشگوار قسم کا بچہ تھا۔ ہر وقت خوش رہتا، باتیں کرتا اور اختر کے لیے دعائیں کرتا۔ منظور کو دیکھ کر اختر کو زندہ رہنے کی امید نظر آ گئی۔ منظور اختر کے لیے مسیحا سا بن گیا۔ اختر جلد ہی صحت مند ہو کر ہسپتال سے چلا گیا۔ وہ ہر وقت

منظور کو یاد کرتا۔ اس لیے وہ اس سے ملنے ہسپتال چلا گیا۔ وہاں اُس کو یہ معلوم ہوا کہ منظور تو فوت ہو گیا ہے اس بات کا اس کو بڑا صدمہ پہنچا۔

(xi)

لگائے گئے الزامات :-

سقراط ایک مشہور شخصیت ہے۔ وہ ایتھینس میں رہتا تھا۔ اور اپنی سوچ اور فلسفہ کی وجہ سے اس نے شہرت پائی تھی۔ اس کی اس سوچ سے کئی لوگ فائدے اٹھانے لگے۔ جس پر لوگوں کافی اعتراض ہوا اور انہوں نے سقراط پر کئی الزام لگائے۔ جیسے کہ:-

۱۔ سقراط نوجوانوں کے اخلاق خراب کر رہا ہے۔

۲۔ سقراط نوجوانوں کو وطن کے خلاف بھڑکا رہا ہے۔

۳۔ سقراط نوجوانوں کو ماں باپ کی نافرمانی سکھا رہا ہے۔

سزا :-

ایتھنس کی عدالت نے سقراط کو زہر کا پیالہ پی کر مرنے کی سزا دی۔ آپ نے بغیر کسی شکایت کے وہ پیالہ پی لیا۔ اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے امر ہو گیا۔

(IX)

"صنعت تجنیس تام"

KHYBER PAKHTUNKHWA

تعریف :-

کلام میں ایسے الفاظ کا استعمال ہونا جو املا میں یکساں ہوں اور معانی کے لحاظ سے مختلف ہو۔

مثالیں :-

۱- چمن میں کس نے اٹھی نگاہ ڈالی آج
جو کھلکھلا اٹھی ہے گل کی ہر ایک ڈالی آج

۲- میں بلاتا تو ہوں اس کو مگر اے جذبۂ دل
اس پہ کچھ ایسی بن آئے کہ بن آئے نہ بنے

۳- جنھیں میں ڈھونڈتا تھا آسمانوں میں زمینوں میں
وہ نکلا میرے ظلمت خانہ دل کے مکینوں میں

عبدالودود قمر :-

عبدالودود قمر ایک نہایت اصول پسند اور شریف انسان تھے۔ آپ ایک اعلیٰ درجے کے شاعر اور نثر نگار تھے۔ قمر صاحب ضیا جعفری صاحب کے بڑے اچھے دوست بھی تھے۔ دائرہ ادبیہ میں اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔

مصنفین :-

دائرہ ادبیہ میں مندرجہ ذیل مصنفین شامل تھے۔

۱- عبدالودود قمر
۲- ضیاء جعفری
۳- مضطر گلالی
۴- اسیر انور جلانی
۵- خالص ملغی
۶- مذمر تاتاری
۷- مرزا برلاس

سوال نمبر ۳ :-

(الف) :-

حوالہ متن :-

سبق کا نام :-

فاقہ میں روزہ

مصنف کا نام :-

9

1+4

خواجہ حسن نظامی

سیاق و سباق :-

یہ پیراگراف سبق "فاقہ میں روزہ" سے لیا گیا ہے جو کہ "خواجہ حسن نظامی" نے قلم بند کیا ہے۔ اس پیراگراف میں مرزا شہ زور جو کہ آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کی بہن کے بیٹے تھے۔ جنگ غدر کے بعد کی کہانی سنا رہے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ۱۸۵۷ء کی جنگ کے وقت بھگ دھڑ مچی ہوئی تھی اور مرزا شہ زور کو اپنے خاندان سمیت فرار ہونا پڑا۔ وہ ایک میواتیوں کے گاؤں

تک پہنچا جس میں انہوں نے پناہ لی۔ یہاں آپ کے خاندان نے بڑی سختیاں جھیلیں۔ آپ کی بیوی جو کہ خود بھی ایک شہزادی تھی بیمار پڑ گئیں اور آخر میں فوت ہو گئیں۔

تشریح :-

اس سبق میں خواجہ حسن نظامی ۱۸۵۷ء کی جنگ کی کہانی مرزا شہ زور (جو کہ آخری مغل بادشاہ کے بھانجے تھے) کے ذریعے سناتے ہیں۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ میں آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کو گرفتار کر دیا جاتا ہے اور ملک بدر کر دیا جاتا ہے۔ ان کو برما میں رنگون شہر میں قید کیا جاتا ہے۔ جہاں وہ قید میں ہی مر جاتے ہیں۔ مرزا شہ زور اور ان کا خاندان جان بچا کر میواتیوں کے گاؤں میں پناہ لیتے ہیں۔ میواتیوں کے گاؤں میں شروع میں ان کی خوب خاطر مدارت

کی جاتی ہے۔ ان کو رہنے کی جگہ بھی دی جاتی ہے اور کھانا بھی۔ مگر یہ مہمان چند روز کا ہوتا ہے۔ انہوں نے پھر ان کو اس چوپال سے نکلنے کا کہا اور دوسری جگہ رہائش دی۔ حالات اتنے سخت تھے کہ آپ کی بیوی کا انتقال ہو گیا۔ شان و شوکت والی مغلیہ سلطنت کا آخر میں یہ انجام ہوا کہ کھانے کے لیے بھی اپنے باشندوں کے محتاج ہو گئے تھے۔ مرزا صاحب کی والدہ بھی انتقال کر جاتی ہیں اور وہ اپنی بہن کی شادی کروا کر دلی میں نوکری کی تلاش میں ہوتے ہیں۔

سوال نمبر ۴ :-

حوالہ شعر و شاعر

شاعر کا نام :-

فیض احمد فیض

شعر نمبر ۱ :-

حل لغت :-

مقتل ← پھانسی گھاٹ
شان ← عزت، مرتبہ

مفہوم :-

جس شان سے کوئی شخص پھانسی گھاٹ میں اُترتا ہے وہ شان امر ہوتی ہے۔ جان تو آنے جانے والی چیز ہے اس کوئی پرواہ نہیں۔

تشریح :-

مقصد عظیم کی خاطر

شاعر کے یہ اشعار وطن دوستی
کی طرف اشارہ کیے گئے ہیں
اس شعر میں شاعر اپنے خوبصورت انداز
میں قلم بند کرتے ہیں کہ ہمیں اپنے وطن
کے لیے ہر قسم کی قربانی دینی چاہیے۔
وطن عزیز کے لیے ہر چیز قربان۔ ایک جان
کیا، ہزاروں جانیں قربان۔ آپ فرماتے
ہیں کہ جو شخص مرنے کے لیے خوف
کے بغیر اور اپنے وطن کی خاطر پھانسی گھاٹ
میں اُتر جائے تو اس کی قربانی سب سے
اعلیٰ قربانی ہے اس کی شان و شوکت ہمیشہ
باقی رہتی ہے اور وہ کبھی مرتے نہیں ہیں
بلکہ ہمیشہ زندہ رہتے ہیں لہذا وہ مرنے
کے بعد امر ہو جاتے ہیں۔ جان کی
پرواہ وطن کے معاملے میں نہیں ہونی
چاہیے۔ جان تو وطن کے آگے بہت
معمولی سی چیز ہے۔

شعر نمبر ۲ :-

مفہوم :-

اگر عشق کی بازی ہے تو چاہو لگا دو ڈر کس بات ہے؟ اگر جیت گئے تو کیا بات، ہار بھی گئے تو بازی مات نہیں۔

تشریح :-

اس شعر میں شاعر عشق کی بڑائی کو بیان کرتے ہوئے قلم بند کرتے ہیں کہ اگر تم عشق کے لیے لڑ رہے ہو، عشق کے نام پہ بازی لگا رہے ہو، تو اپنا تن، من، دھن سب کچھ قربان کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ عشق قربانیاں مانگتا ہے۔ عشق کے لیے سب کچھ قربان کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ، اگر تم عشق کی یہ جنگ جیت گئے تو تم نے سب کچھ پا لیا۔ اگر تم یہ جنگ، یہ بازی ہار بھی جاؤ تو گھبراؤ

مت کیونکہ اس سے عشق کم نہیں ہوتا بلکہ اُس کی انتہاء اور بھی بڑھتی ہے۔

سوال نمبر ۵:-

"پاکستان اور اسلامی اتحاد"

تعارف:-

6

7

اتحاد کا مطلب کیا ہے

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو دنیا کے نقشے پر ایک نیا ملک پیدا ہوا "پاکستان"۔ یہ ملک ہندوستان کے مسلمانوں کی اجتماعی و انفرادی کوششوں کی بدولت معرض وجود میں آیا۔ اس ملک کو حاصل کرنے

کے لیے ہمارے رہنماؤں نے خون پسینا ایک کیا ہے۔ یہ مٹی آج ان کے خون کے بدولت ہماری مٹی ہے۔ پاکستان اصل میں ہندوستان کے مسلمانوں کے نظریہ کے باعث وجود میں آیا۔

نظریہ؟

اب سوال یہ آتا ہے کہ یہ نظریہ تھا کیا؟ ہندوستان میں مذہب کے مطابق دو بڑے گروہ ہیں، ہندو اور مسلم۔ مسلمان ہر طرح سے ہندوں سے الگ ہیں لہذا ان کا ایک الگ ملک ہونا چاہیے جس میں وہ آزادی کے ساتھ اپنے دین کی تبلیغ اور اس کی پیروی کر سکیں۔

اس نظریہ نے ہندوستان کے مسلمانوں کو ایک الحدہ ملک کے لیے سیاسی جدوجہد کے لیے مجبور کر دیا۔

نفسِ مضمون :-

اسلامی ریاست

پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے۔ یہ اسلامی نظریہ کے تحت وجود میں آئی ہے۔ پاکستان کے علاوہ دنیا میں کئی دوسری اسلامی ریاستیں ہیں۔ پاکستان ان تمام ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کیسے ہوئے ہے۔

اسلامی اتحاد

تمام اسلامی ممالک کا آپس میں اتحاد و اتفاق مسلمانوں کے لیے بہت ضروری ہے۔ ایک مسلمان ملک کا دوسرے مسلمان ملک کی مدد کرنا ضروری ہے۔

شکل اختیار

اس طرح ہم ایک مضبوط ملت کی
تشکیل کر سکیں گے۔

او۔ آئی۔ سی

اسلامی اتحاد کا مقصد لے
کر مسلم رہنماؤں نے او۔ آئی۔ سی کا قیام
کیا۔ او۔ آئی۔ سی ایک ایسا مجموعہ
ہے جس میں تمام مسلم ممالک شامل
ہیں اس کا مقصد مسلمان ممالک
کا تحفظ ہے۔

پاک کا کردار

پاکستان ایک بہت منفرد کردار
ادا کرتا ہے اسلامی اتحاد میں۔ پاکستان
جغرافیائی لحاظ سے بہت اچھی جگہ پر ہے
اس کے علاوہ پاکستان واحد مسلم ملک ہے
جو کہ ایک ایٹمی طاقت ہے۔

اختتام :-

اس لیے پاکستان اسلامی
اتحاد میں بہت اچھا کردار ادا کرتا ہے۔ ہمیں چاہیے
ہمیں اس اتحاد کو قائم و دائم رکھنے کے لیے مزید کوشش کرنی